حالات وواقعات

محمد سلیمان کھوکھر

بہار کا عالم

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہندوستان نے پاکستان پر حملہ کر دیا۔ یہ 6 ستمبر 1965ء کی بات ہے۔ اگلے روز 7 ستمبر کو پاکستان کی مایہ ناز ایئر فورس کے پائلٹ ایم۔ایم۔عالم نے صرف 10 سیکنڈ میں ہندوستان کا لڑاکا طیارہ مار گرایا جبکہ صرف 38 سیکنڈ میں مزید چار طیارے کرگس بنا کر انہیں ہواؤں سے زمین پر پٹخ دیا اور یوں محض 48 سیکنڈوں میں 5 طیارے مار گرانے کا ایسا ریکارڈ قائم کیا کہ ابھی تک سے کوئی توڑ نہیں سکا۔ مستقبل کے حالات تو خدا ہی جانتا ہے۔

کیا مردم خیز علاقہ ہوگا پٹنہ کا جس نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری جیسا خطیب اعظم اور امیر شریعت بھی پیدا کیا۔ اس پائے کی خطابت کا ریکارڈ بھی آج تک کوئی نہیں توڑ سکا۔ سوچتا ہوں کہ کیا خطابت ہوگی جسے مولانا محمد علی جوہر، ابوالکلام آزاد، نواب بہادر یار جنگ اور مولانا ظفر علی خان کا زمانہ ملا مگر وہ سب پر بھاری نکلے۔ مختار مسعود نے درست کہا کہ ''ان کے ہم عصر تو کئی تھے مگر ہمسر کوئی نہ تھا۔''

ایم ایم عالم سے نہ صرف پاکستانیوں نے ٹوٹ کر محبت کی بلکہ عالم اسلام نے بھی زہرہ ودل میں جگہ دی جب انہوں 1973ء کی عرب اسرائیل جنگ میں بھی اسرائیل کے دو طیارے مار گرائے اور اسرائیل کی فضاؤں پر بھی حکمرانی کی۔ آج بھی شائد اسرائیلی فضائیہ کے کسی ہیڈ کواٹر میں ایم ایم عالم کا ذکر ہوتا ہوگا، کیونکہ یہودی اپنے دوست کو تو نہیں دشمن کو ضرور یاد رکھتے ہیں۔ وہ غایت درجہ بلند حوصلہ اور بلا کے دلیر تھے۔ شاید اسی وجہ سے خود اپنی فضائیہ میں ان کے بہت حریف پیدا ہوگئے جو خود تو کچھ نہ کر سکتے تھے ماسوائے اس مرد جری کی مخالفت کے، جنہوں نے اپنے دل میں سوچا اور دعائیں بھی کیں کہ اللہ کرے کہ کسی بھی وقت وہ بنگلہ دیش چلے جائیں، مگر ایم ایم عالم نے بنگلہ دیش ایئر فورس کا سربراہ بننے کی بجائے پاکستان میں زندہ اور یہیں مرنا پسند کیا۔

انہوں نے ساری عمر شادی نہیں کی مگر زندگی میں سب سے کاری اور بھاری ضرب ان کے دل پر دو عورتوں نے لگائی۔ ہوا یوں کہ بیگم ایئر مارشل انور شمیم اور بیگم جنرل شفیقہ ضیاء الحق نے پشاور میں متعین ایئر کموڈور ایم ایم عالم سے کہا کہ پاکستان ایئر فورس کا طیارہ چکلالہ ایئر پورٹ سے کراچی بھیجو جو وہاں سے ہمارے اور ہماری سہیلیوں کے لیے نئے فیشن کے کپڑے، جوتے، پرس، پرفیوم اور سامان ہار سنگھار کے ساتھ ساتھ تربیت یافتہ بیوٹیشنز کو بھی لے کر آئے۔

میدان جنگ میں 48 سیکنڈز میں دشمن کے 5 طیارے مار گرانے والا غیرت مند ایم ایم عالم تو یہ حکم سن کر غصے سے لال بھبھوکا ہو گیا اور نہایت سختی سے یہ حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ ایسی منہ چڑھی اور منحوس بیگمات بھلا کہاں نچلا بیٹھنے والی ہوتی ہیں۔ جھٹ ایئر مارشل انور شمیم کو اور انہوں نے آگے ''مرد مومن مرد حق'' ضیاء الحق کو اس نافرمانی سے آگاہ کیا اور دونوں نے فیصلہ کیا کہ اسے ایک چھوٹی غلطی سمجھ کر نظر انداز کرنا درست نہیں ہوگا، لیکن کیا کریں، آخر وہ قوم کا ہیرو ہے۔

شاید روزنامہ ''نوائے وقت'' کے قاری ہوں گے جو روزانہ یہ پڑھتے ہیں کہ ''سب سے افضل جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے''۔ ایک بار ایسا ہوا کہ ضیاء الحق نے اپنے اپنے عزیزوں کو ہر جگہ کلیدی عہدوں پر فائز کرنا شروع کیا تو یہ شیطانی سلسلہ پاکستان ایئر فورس تک دراز ہو گیا جس پر اس مرد جری نے اپنی دونوں آنکھیں ضیاء الحق کی ایک آنکھ میں ڈال کر جابر سلطان کو کہا کہ ''سر! آپ یہ سب کچھ غلط کر رہے ہیں۔ آپ کی وفاداری ملک وقوم کی بجائے اپنی ذات برادری کے لیے ہے''۔ بیگمات والے واقعے کے بعد یہ کلمہ حق ضیاء الحق کے لیے ناقابل برداشت تھا۔ لہٰذا ایم ایم عالم کو پاکستان ایئر فورس سے ''باعزت'' ریٹائر کر کے اطمینان کا سانس لیا۔

ایئر مارشل (ر) اصغر خاں جب پاکستان ایئر فورس کے سربراہ بنے تو انہوں نے ایئر فورس میں بھرتی کا مطلوبہ معیار تھوڑا سا نرم کر دیا کیونکہ مشرقی پاکستان کے بنگالی اور بہاری اس پر کم ہی پورا اترتے تھے۔ اس فیصلے کے بعد مشرقی پاکستان سے بہت لوگ ایئر فورس میں شامل ہوئے اور وقت آنے پر اصغر خاں کا فیصلہ درست ثابت کر دیا۔

بڑے اور چھوٹے ذہن کے کمانڈر اور انسان میں کیا فرق ہوتا ہے؟ واقعات تو بہت سے ہیں مگر ایک واقعہ سنانے پر ہی اکتفا کروں گا۔ جب مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح اور جنرل ایوب خاں کے درمیان 64ء کے اواخر میں انتخابی معرکہ ہوا تو بطور صدارتی امیدوار ایوب خان نے رسالپور اکیڈمی میں ایئر فورس کے جوانوں اور افسروں سے خطاب کرتے ہوئے اپنا انتخابی پروگرام پیش کیا۔ ان کے خطاب کے بعد ایئر مارشل اصغر خاں نے اپنا طیارہ کراچی بھیجا اور مادر ملت سے درخواست کی کہ آپ ہماری خواہش پر رسالپور اکیڈمی میں انتخابی تقریر فرمائیں کیونکہ یہ صرف ایوب خان کا ہی نہیں، آپ کا بھی حق ہے کہ آپ بھی خطاب فرمائیں اور ہمارا بھی حق ہے آپ کو سنیں۔ جب مادر ملت خطاب کرنے رسالپور پہنچیں تو انہیں مکمل پروٹوکول دیا گیا اور ان کے خطاب کو سننے کے لیے تمام جوانوں اور افسروں کی حاضری کو یقینی بنایا گیا۔ یہاں جنرل ایوب خان کو داد نہ دینا بھی بخیلی ہوگی جنہوں نے اصغر خاں سے کوئی باز پرس نہ کی۔

ریٹائرمنٹ کے بعد ایم ایم عالم پنڈی فوجی (MEXX) کے ایک باتھ روم نما کمرے میں گوشہ نشین سے ہو گئے۔ کتابوں اور سگریٹوں کو جیون ساتھی بنا لیا۔ ملکی حالات پر کڑھتے رہے۔ شیطان بھی بہکاتا ہوگا کہ میاں تم بنگلہ دیش ہی چلے جاتے جہاں تم خود ایئر فورس کے سربراہ ہوتے مگر اندر کا پاکستانی بہت مضبوط ثابت ہوا۔ اللہ کی رضا پر راضی یہ جگرداروبلند کردار اور دلیر وجری افسر زندگی کے 77 ویں سال میں تھا کہ اللہ نے ایک چھوٹے سے کمرے سے اپنی وسیع وعریض جنت میں بلا لیا۔ قدرت کا فیصلہ بڑا منصفانہ ہوا۔ آج لاہور کے ایم ایم عالم روڈ کے علاوہ پورے ملک میں کئی مقامات ایسے ہیں جو ان کے نام سے موسوم ہیں۔